95736-دوسرے رمضان کے بعد تک قضاء میں تاخیر کرنا اور قضاء سے قبل فدیہ دینا

سوال

رمضان المبارک شروع ہوا تو ایک مسلمان بہن کے پچھلے رمضان کے چھ روزے ابھی باقی رہتے تھے، دوسرا رمضان ختم ہونے کے بعد مجھے اس نے پوچھا کہ اس پر کیا لازم آتا ہے، میں نے پوچھنے اور مطالعہ کرنے کے بعد اسے کہا کہ اس کے ذمہ قضاء اور ہر دن کے بدلے فدیہ ہے، اور ہم نے ہر یوم کے بدلے ڈیڑھ کلو گندم ادا کردی، اور مکمل چھ یوم کا فدیہ اپنے ایک یتیم ہمسائے کو دے دیا، یہ علم میں رہے کہ اس نے اپنے ذمہ قضاء روزوں کو ابھی تک مکمل نہیں کیا، تو کیا فدیہ کی یہ مقدار صحیح ہے ؟
اور کیا قضاء سے قبل اسکا فدیہ ادا کرنا صحیح شمار ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

پہلی بات تو یہ ہے کہ :

فدیہ صرف فقراء اور مساکین کو ہی دیا جاسکتا ہے، کسی اور کو نہیں، تو اس بنا پر اگر یہ یتیم فقراء ہیں تو انہیں فدیہ دینا جائز ہے، اور اگر وہ غنی اور مالدار ہوں تو پھر انہیں دینا جائز نہیں، بلکہ آپ اسے دوبارہ ادا کریں.

آپ نے گندم دے کر بہت اچھا کام کیا ہے، اور اللہ تعالی نے جو واجب کیا ہے اصل میں وہ یہی ہے کہ غلہ ہی دیا جائے، اور نقدی کی شکل میں فدیہ کی ادائیگی جائز نہیں، اور قسم اور ظہار وغیرہ کے کفارہ، اور فطرانہ وغیرہ میں بھی یہی قول ہے کہ جس میں اللہ تعالی نے غلہ دینا فرض کیا ہے وہاں غلہ ہی دیا جائے.

دوم :

اصل مسئلہ کے متعلق گزارش یہ ہے کہ : پہلے رمضان کے روزوں کی قضاء میں دوسرے رمضان کے بعد روزے رکھنے کے ساتھ فدیہ وغلہ دینے میں علماء کا اختلاف ہے، ہم اس کی تفصیل سوال نمبر (26865) کے جواب میں بیان کی ہے، اور وہاں یہ بیان ہوا ہے کہ اگر تو رمضان کے روزوں کی قضاء دوسرے رمضان کے بعد تک کسی مستقل عذر مثلا بیماری یا سفر یا حمل یا دودھ پلانے کی بنا پر ہو تو پھر صرف روزوں کی قضاء ہی لازم آتی ہے.

لیکن اگر بغیر عذر ہو تو پھر قضاء میں تاخیر کرنے والے کو توبہ واستغفار کے ساتھ جمہور علماء کے ہاں قضاء کے ساتھ ہر یوم کا فدیہ بھی مسکین کو ادا کرنا ہوگا، ہم نے وہاں یہ بھی بیان کیا ہے کہ راجح یہی ہے کہ فدیہ دینا واجب نہیں، لیکن اگر وہ احتیاط کرتے ہوئے فدیہ ادا کرتا ہے تو یہ بہتر اور اچھا ہے.

اور یہاں ہم ایک زائد امر بیان کرتے ہیں جو آپ کے سوال میں آیا ہے وہ یہ کہ قضاء کے روزے رکھنے سے قبل فدیہ دینا جائز ہے، کیونکہ فدیہ تو قضاء میں تاخیر کے متعلقہ ہے، نہ کہ قضاء شروع کرنے کے متعلق.

اس بنا پر جس روزے کی قضاء رکھنا مقصود ہو اس دن سے قبل یا بعد میں فدیہ دینا جائز ہے.

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

"رمضان کی قضاء تراخی پر ہوگی، لیکن جمہور علماء نے اسے اس کے ساتھ مقید کیا ہے کہ اگر اس کی قضاء کا وقت نہ گزر جائے، وہ اس طرح کہ دوسرے رمضان کا چاند نظر آجائے، کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں :

"میرے ذمہ رمضان کے روزے ہوتے تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور مرتبہ کی وجہ سے شعبان کے علاوہ اس کی قضاء نہیں کر سکتی تھی"

جس طرح پہلی نماز دوسری نماز تک مؤخر نہیں کی جا سکتی.

اور جمہور علماء کے ہاں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی اس حدیث کی بنا پر بغیر کسی عذر کے ایک رمضان کی قضاء کے روزے دوسرے رمضان تک مؤخر کرنا جائز نہیں، اور اگر وہ تاخیر کرے ت واسے ہر روزے کے ساتھ ایک مسکین کو کھانا بھی کھلانا ہوگا.

کیونکہ ابن عباس اور ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس کے ذمہ رمضان کے روزے ہوں اور اس نے دوسرے رمضان تک نہ رکھے تو اس پر قضاء کے ساتھ ہر دن ایک مسکین کو کھانا بھی کھلانا ہوگا، اور یہ فدیہ تاخیر کی بنا پر ہے....

اور قضاء سے قبل یا قضاء کے ساتھ یا قضاء کے بعد فدیہ دینا جائز ہے" انتہی.

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (76/28).

جن کے ہاں تاخیر یا احتیاط کی بنا پر فدیہ دینا واجب ہے ان کے ہاں افضل یہ ہے کہ بھلائی کی جانب جلدی کرتے ہوئے، اور تاخیر کی آفات اور نقصانات سے بچنے کے لیے فدیہ قضاء سے قبل ادا کیا جائے، جس طرح بھول میں ہوتا ہے.

المرداوی حنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"کھانے میں وہ چیز دے جو کفارہ میں کفائت کرتی ہے، اور قضاء سے قبل یا قضاء کے ساتھ یا بعد میں کھانا کھلانا جائز ہے، المجد یعنی ابن تیمیہ کے دادا کہتے ہیں : ہمارے نزدیک ت واسے مقدم کرنا افضل ہے، تا کہ خیر و بھلائی میں جلدی ہو، اور تاخیر کی آفات اور نقصانات سے بچا جا سکے" انتہی.

دیکھیں : الانصاف (333/3).

واللہ اعلم.